مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانے کی مذمت

مسلمان پر ہتھیار اٹھانے کا حکم

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ اما بعد !

شریعت اسلامیہ ایک مسلم کو زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی میسر کرتی ہے۔اور وہ چیزیں کہ جن کی وجہ سے ایک مسلم رب کی معصیت کا ارتکاب کر بیٹھے، ان چیزوں کو بیان کرتے ہوئے سختی کے ساتھ ان سے روکتی ہے اور ان چیزوں پر عمل پیرا شخص کو سخت وعیدیں سناتی ہے۔اسی لئے محدثین کی اصطلاح میں اس عمل کو "سد الذرائع" کا نام دیا گیا ہے ۔

چنانچہ اسی طرح کے معاملات میں سے ایک کسی مسلم کی طرف مذاقاً ہتھیار اٹھانا ہے، اسی لئے شریعت اسلامیہ نے اس سے سختی سے روکا ہے۔چنانچہ نبی کریمﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

” لا يشير أحدكم إلى أخيه بالسلاح فإنه لا يدري أحدكم لعل الشيطان ينزع في يده فيقع في حفرة من النار”

تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کی طرف اسلحہ کے ساتھ اشارہ نہ کرے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ شاید کہ شیطان اس کے ہاتھ سے اسلحہ چلوا دے اور پھر وہ دوزخ کے گڑھے میں جا گرے۔

صحیح المسلم، کتاب البروالصلۃ والآداب، باب النھی عن الاشارۃ بالسلاح الی مسلم، رقم الحدیث (4/20)،(2617) 126

یہاں اِستعارۃ کی زبان میں بات کی گئی ہے یعنی ممکن ہے کہ ہتھیار کا اشارہ کرتے ہوئے وہ شخص طیش میں آجائے اور غصہ میں بے قابو ہو کر اسے چلا دے۔ چنانچہ اس عمل کی مذمت اور قباحت بیان کرنے کے لئے اسے شیطان کی طرف منسوب کیا گیا ہے تاکہ لوگ اِسے شیطانی فعل سمجھیں اور اس سے باز رہیں۔

اسی طرح ایک اور جگہ پر اس عمل کی مذمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

“من حمل علينا السلاح فليس منا”

جس نے ہم پر اسلحہ اٹھایا تو وہ ہم میں سے (یعنی سنت پر عمل پیرا لوگوں میں سے) نہیں ہے۔

(سنن ابن ماجہ، باب من شھرالسلاح)

یہاں ایک بات ملحوظ خاطر رہے کہ اس اسلحہ اٹھانے سے مراد قتال کیلئے اسلحہ اٹھانا ہے نہ کہ اپنے اور دوسروں کے دفاع کیلئے اسلحہ اٹھانا

جیسا کہ امام ابن حجر رحمہ اللہ علیہ اپنی کتاب ”فتح الباری“ میں لکھتے ہیں:

“المراد من حمل عليهم السلاح لقتالهم لما فيه من إدخال الرعب عليهم لا من حمله لحراستهم مثلا فأنه يحمله لهم لا عليهم”

“من حمل عليهم السلاح” سے مراد آدمی پر اس کو قتل کرنے یا اس پر رعب ڈالنے کی غرض سے اسلحہ اٹھانا ہے جبکہ اپنے یا دوسروں کے دفاع میں اسلحہ اٹھانے والا اس وعید میں شامل نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ ان کیلئے اسلحہ اٹھا رہا ہے نہ کہ ان پر اسلحہ اٹھا رہا ہے(یعنی اسلحہ وہ اپنے لوگوں پر نہیں اٹھارہا بلکہ اپنے آپ اور اپنے لوگوں پرحملہ آور شخص جو کہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے، کہ خلاف اٹھا رہا ہے)

سلاح (ہتھیار) ہر وہ ہتھیار ہے جو جنگ میں مارنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے نیزے، تلوار، بندوق، پستول، کلاشنکوف، خنجر وغیرہ لہٰذا ان سے کسی مسلمان بھائی (اور اسی طرح اسلامی مملکت میں رہنے والے ذمی) کو ڈرانا حرام ہے چاہے وہ بالقصد ہو یا مذاق کے طور پرکیونکہ ان میں سے کسی کے ساتھ بھی اشارہ کرنا نہایت خطرناک ہے، ہوسکتا ہے کہ شیطان وہ ہتھیار اس سے غیرارادی طور پر چلوا دے اورسامنے والا شخص قتل ہوجائے اور یہ شخص اس وجہ سے جہنمی بن جائے۔ لیکن بدقسمتی سے اسلام کی اس تعلیم کے برعکس آج کل ہتھیار کی نمائش اور اس کا بےجا استعمال بہت عام ہوگیا ہے چنانچہ خوشی کے موقعہ پر ہوائی فائرنگ کا بھی رواج بڑھتا جارہا ہے جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہے اور اس کی نقصانات بھی آئے دن سامنے آتے رہتے ہیںوالعیاذ باللہ العظیم

اسی طرح ایک اور جگہ پر نبیﷺ نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے:

“من سل علينا السيف فليس منا”

جس نے کسی مسلم پر تلوار اٹھائی تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(مسلم،باب تحريم قتل الكافر بعد أن قال لا إله إلا الله،ح:162)

اسی طرح ایک اور جگہ پر ارشاد فرمایا:

“مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَدَعَهُ، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ”

جو شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت کرتے ہیں جب تک وہ اس اشارہ کو ترک نہیں کرتا خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی(ہی) کیوں نہ (ہو)

(صحیح المسلم، کتاب البروالصلۃ والآداب، باب النھی عن الاشارۃ بالسلاح الی مسلم ، رقم الحدیث 125 (2616)، 3/2020)

نبی کریمﷺ کے ارشاد گرامی“وان کان اخاہ لابیہ وامہ” (اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی ہو) سے مقصود یہ ہے کہ کسی بھی شخص کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا منع ہے، خواہ اس شخص کے اس کے گھریلو تعلقات ہوں اور اچھا خاصا مذاق ہو۔

علاوہ ازیں ایسے اشارہ کرنے والے پر فرشتوں کی لعنت کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ایسا اشارہ کرنا حرام ہے۔

(شرح النووی: 16/ 170)

چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ریاض الصالحین میں مذکورہ بالا دونوں حدیثوں پر درج ذیل عنوان قائم کیا ہے:

مسلمان کی طرف ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرنے کی ممانعت، اشارہ خواہ مذاق سے ہو یا سنجیدگی سے،

نیز بے نیام تلوار کو ہاتھ میں لینے کی ممانعت

(ریاض الصالحین ص520)

آپ غور کیجئے کہ جب کسی مسلم کی طرف مذاقاً ہتھیار اٹھانے کی اتنی سختی سے ممانعت کی گئی ہے اور اس گناہ کے مرتکب شخص کو اتنی سخت وعید سنائی گئی ہے تو کسی مسلمان کو اذیت دینا، یا اس کی پٹائی کرنا، یا اس کو زخمی کرنا، یا اس کو قتل کرنا اللہ تعالی کے ہاں کس قدر سنگین جرم ہوگا-

اسی طرح نبی ﷺ نے صرف کسی دوسرے پر اسلحہ اٹھانے سے ہی نہیں بلکہ عمومی حالات میں بھی اسلحہ کی نمائش کو ممنوع قرار دیا۔چنانچہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

“نَهَى رَسُولُ اللہ صلى الله عليه وآله وسلم أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولاً”

رسول اکرم ﷺ نے ننگی تلوار لینے دینے (یعنی پکڑانے سے) منع فرمایا ہے

(ترمذي، كتاب الفتن، باب ما جاء في النهي عن تعاطي السيف مسلولا، 4 : 464، رقم: 21632)

ننگی تلوار کے لینے دینے میں جہاں زخمی ہونے کا احتمال ہوتا ہے وہاں اسلحہ کی نمائش سے اشتعال انگیزی کا بھی خدشہ رہتا ہے۔ دین اسلام کا خیر و عافیت اور مذہب امن و سلامتی کا ہونے کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کھلم کھلا اسلحہ کی نمائش پر پابندی لگا دی، تاکہ اسلامی معاشرہ امن و آشتی کا گہوارہ بن جائے۔ اسی طرح مذکورہ حدیث میں لفظ “مَسْلُول” اس امر کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ ریاست کے جن اداروں کے لیے اسلحہ ناگزیر ہو وہ بھی اس کو غلط استعمال سے بچانے کے لیے انتظامات کریں۔

درج بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ جب اسلحے کی
نمائش، دکھاوا اور دوسروں کی طرف اس سے اشارہ
کرنا سخت منع ہے جبکہ مسلم معاشرے میں اسلحے
لہراتے ہوئے اسلام کے نفاذ کے نام پر آتشیں گولے
و بارود سے مخلوق خدا کے جان و مال کو تلف کرنا
کتنا قبیح عمل اور ظلم ہوگا! اور یاد رہے تاریخ
اسلامی میں یہ طریقہ ہمیشہ سے خوارج کا رہا ہے کہ
وہ کسی مسلم کو قتل کرنے سے ذرہ بھر نہیں
ہچکچاتے۔ چنانچہ آپ دیکھ لیجئے کہ داعش اور
تحریک طالبان پاکستان کے لوگ کسی بھی مسلمان
کو قتل کرنے سے ذرہ بھر نہیں ہچکچاتے اور اسی
پر بس نہیں بلکہ وہ ان کو کافر قرار دینے کے بعد
قتل کرنا ضروری اور فرض سمجھتے ہیں ۔